انگوٹھی پر مقدس نام لکھوانا اور ایسی انگوٹھی پہن کر بیت الخلاء جانا کیسا؟

مجیب: مفتی ابوالحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی نمبر: 51

تاریخ اجراء: 25صفرالمظفر1441ھ/25اکتوبر2019ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ انگوٹھی پر اللہ عزوجل کا مبارک نام لکھوانا کیسا ہے؟اور اگر کسی نے لکھوالیا ہو، تو کیاایسی انگوٹھی پہن کر بیت الخلاء جا سکتے ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

انگوٹھی پر اللہ عزوجل کا مبارک نام لکھوانا، شرعاً جائز ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بزرگوں سے ایسی انگوٹھی پہننا، جس میں اللہ پاک کا اسم مبارک ہو، ثابت ہے اور ایسی انگوٹھی جس میں متبرک نام جیسے اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک یا اسمائے انبیاء وملائکہ علیہم الصلوۃ والثناء لکھے ہوں، پہن کر بیت الخلاء جانا مکروہ ہے اور حکم شرعی یہ ہے کہ ایسی انگوٹھی کسی نے پہنی ہو، تو جب وہ بیت الخلاء جائے، اپنے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر باہر رکھ لے۔ بہتر یہی ہے اور اگر اس کے ضائع ہونے کا خوف ہو تو جیب میں ڈال لے یا کسی دوسری چیز میں لپیٹ لے کہ یہ بھی جائز ہے، اگرچہ بے ضرورت اس سے بچنا بہتر ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ”ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم أراد أن يكتب إلى كسرى، وقيصر، والنجاشي، فقيل: إنهم لا يقبلون كتابا إلا بخاتم، فصاغ رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم خاتما حلقته فضة، ونقش فيه محمد رسول اللہ“یعنی: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ ارادہ فرمایا کہ کسریٰ وقیصر ونجاشی کو خطوط لکھے جائیں، تو کسی نے یہ عرض کی: وہ لوگ بغیر مہر کے خط قبول نہیں کرتے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) نے انگوٹھی بنوائی، جس کا حلقہ چاندی کا تھا اور اس میں یہ نقش تھا ”محمد رسول اللہ“۔

(الصحيح لمسلم، كتاب اللباس والزينة، باب في اتخاذ النبي، جلد3، صفحه1657، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

متبرک ناموں اور مقدس کلمات والی انگوٹھیاں پہننا بزرگوں سے ثابت ہے، چنانچہ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر قرطبی میں اور علامہ شمس الدین محمد بن عمر بن احمد السفیری الشافعی (المتوفی 956ھ) رحمۃ اللہ علیہ بخاری شریف کی شرح میں فرماتے ہیں: ”وفی الحدیث دلالۃ علی جواز نقش الخاتم ونقش اسم صاحبہ علیہ، وعلی جواز نقش اسم اللہ تعالی علیہ من غیر کراھۃ، لأن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقش علی خاتمہ محمد رسول اللہ، واتخذ کثیر من السلف من العلماء والأنبیاء وغیرھم خواتم نقشوا علیھا۔ فقد نقل عن الإمام مالک أنہ اتخذ خاتماً نقش علیہ (حسبی اللہ ونعم الوکیل) وعن إمامنا الشافعی أنہ اتخذ خاتماً ونقش علیہ ”اللہ ثقتی محمد بن إدریس“ یعنی: حدیث میں اس سے متعلق رہنمائی ہے کہ انگوٹھی پر کچھ کندہ کروانا، جائز ہے اور انگوٹھی والا اپنا نام بھی کندہ (یعنی نقش) کرواسکتا ہے اور اس میں اللہ پاک کا اسم مبارک انگوٹھی پر کندہ کروانا بغیر کراہت کے جائز ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پر ”محمد رسول اللہ“ نقش کروایا اور اسلاف کرام میں سے بہت سے اللہ کے نبیوں، علماء اور ان کے علاوہ لوگوں نے اپنی انگوٹھیوں پر نقش کروایا، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اپنی انگوٹھی پر یہ الفاظ (حسبی اللہ ونعم الوکیل) نقش کروائے اور ہمارے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنی انگوٹھی پر یہ الفاظ (اللہ ثقتی محمد بن إدریس) کندہ یعنی نقش کروائے۔
(شرح البخاری للسفیری، المجلس الحادی الثلاثون، جلد2، صفحہ 110، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

مجد الدین ابو الفضل، حضرت عبد اللہ بن محمود موصلی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: 683ھ) الاختیار لتعلیل المختار میں فرماتے ہیں: ”ویجوز أن ینقش علیہ اسمہ أو اسما من أسماء اللہ تعالی لتعامل الناس ذلک من غیر نکیر“ یعنی: انگوٹھی پر اپنا نام یا اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ میں سے کوئی اسم کندہ یعنی نقش کروانا، جائز ہے کہ اس میں لوگوں کا بغیر کسی انکار کے تعامل ہے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، جلد4، صفحہ 159، مطبعۃ الحلبی، قاھرہ)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی تحریر فرماتے ہیں: ”انگوٹھی پر اپنا نام کندہ کرا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا نام پاک بھی کندہ کرا سکتا ہے، مگر ”محمد رسول اللہ“ یعنی یہ عبارت کندہ نہ کرائے کہ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی انگشتری پر تین سطروں میں کندہ تھی، پہلی سطر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم)، دوسری رسول، تیسری اسم جلالت اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمادیا تھا کہ کوئی دوسرا شخص اپنی انگوٹھی پر یہ نقش کندہ نہ کرائے۔ نگینہ پر انسان یا کسی جانور کی تصویر کندہ نہ کرائے۔“ (بہار شریعت، جلد3، صفحہ 427، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

علامہ شیخ ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ علیہ ”غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی“ میں تحریر فرماتے ہیں: ”یکرہ دخول المخرج ای الخلاء وفی اصبعہ خاتم فیہ شیئ من القرآن او من اسمائہ تعالی، لمافیہ من ترک التعظیم وقیل لا یکرہ ان جعل فصلہ الی باطن الکف ولو کان مافیہ شیئ من القرآن او من اسمائہ تعالی فی جیبہ لا باس بہ و کذا لو کان ملفوفا فی شیئ والتحرز اولی“ یعنی: مخرج یعنی بیت الخلا میں داخل ہونا مکروہ ہے جب اس کی انگلی میں ایسی انگوٹھی ہو جس پر قرآن میں سے کچھ (کلمات) یا اللہ تعالیٰ کا کوئی اسم مبارک (لکھا ہوا) ہو، کیونکہ اس میں ترکِ تعظیم ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کرے، تو مکروہ نہیں اور اگر اس کی جیب میں کوئی ایسی چیز ہو جس میں قرآن پاک کا کچھ حصہ ہو یا اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی میں سے کوئی اسم مبارک ہو، تو کوئی حرج نہیں اور اسی طرح اگر یہ اسماء وغیرہ کسی چیز میں لپیٹے ہوں، تو کوئی حرج نہیں، لیکن بچنا زیادہ بہتر ہے۔(غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، صفحہ 53، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن تحریر فرماتے ہیں: ”وحاصل مسئلہ آنکہ ہر کہ در دست او خاتمی ست کہ برو چیزے از قرآن یا از اسمائے معظمہ مثل نامِ الٰہی یا نام قرآن عظیم یا اسما انبیاء یا ملائکہ علیہم الصلاۃ والثنا نوشتہ است او ماموراست کہ چوں بخلا رود خاتم از دست کشیدہ بیرون نہد افضل ہمین ست و اگر خوف ضیاع باشد در جیب انداز دیا بچیزے دگر بپوشد کہ اینہم رواست اگرچہ بے ضرورت احتراز واولی ست اگر ازینہا ہیچ نکرد وہمچناں در خلا رفت مکروہ باشد علامہ ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی زیر ہمیں عبارت مذکور فرماید، ”یکرہ دخول المخرج ای الخلاء وفی اصبعہ خاتم فیہ شیئ من القرآن او من اسمائہ تعالی لمافیہ من ترک التعظیم وقیل لا یکرہ ان جعل فصلہ الی باطن الکف ولو کان مافیہ شیئ من القرآن او من اسمائہ تعالی فی جیبہ لا باس بہ و کذا لو کان ملفوفا فی شیئ والتحرز اولی“ در مراقی الفلاح ست یکرہ دخول الخلاء ومعہ شیئ مکتوب فیہ اسم اللہ او قرآن“ یعنی: حاصل مسئلہ یہ ہے کہ جس کے ہاتھ میں ایسی انگوٹھی ہو جس پر قرآن پاک میں سے کچھ (کلمات) یا متبرک نام جیسے اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک یا قرآن حکیم کا نام یا اسمائے انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوۃ والثناء (لکھے ہوں، تو اسے حکم ہے کہ جب وہ بیت الخلاء میں جائے تو اپنے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر باہر رکھ لے بہتر یہی ہے اور اس کے ضائع ہونے کا خوف ہو، تو جیب میں ڈال لے یا کسی دوسری چیز میں لپیٹ لے کہ یہ بھی جائز ہے، اگرچہ بے ضرورت اس سے بچنا بہتر ہے، اگر ان صورتوں میں کوئی بھی بجا نہ لائے اور یوں ہی بیت الخلاء میں چلا جائے، تو ایسا کرنا

مکروہ ہے۔ علامہ ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں اسی عبارت مذکور کے تحت فرمایا: مخرج یعنی بیت الخلا میں داخل ہونا مکروہ ہے جب اس کی انگلی میں ایسی انگوٹھی ہو، جس پر قرآن میں سے کچھ (کلمات) یا اللہ تعالیٰ کا کوئی اسم مبارک (لکھا ہوا) ہو، کیونکہ اس میں ترکِ تعظیم ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کرے، تو مکروہ نہیں اور اگر اس کی جیب میں کوئی ایسی چیز ہو جس میں قرآن پاک کا کچھ حصہ یا اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی ہو، تو کوئی حرج نہیں اسی طرح اگر کسی لفافے میں بند ہو، تو بھی حرج نہیں، لیکن بچنا زیادہ بہتر ہے۔ مراقی الفلاح میں ہے: جس آدمی کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس میں اللہ تعالیٰ کا نام مبارک یا قرآن پاک کی کوئی آیت لکھی ہو، تو اس کے لیے بیت الخلاء میں داخل ہونا مکروہ ہے۔

علامہ طحطاوی درحاشیہ ش فرمود، لماروی ابوداود والترمذی عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ ای لان نقشہ محمد رسول اللہ۔ قلت بل رواہ الاربعۃ وابن حبان والحاکم وبعض اسانیدہ صحیح ثم قال اعنی الطحطاوی قال الطیبی فیہ دلیل علی وجوب تنحیۃ المستنجی اسم اللہ تعالٰی واسم رسولہ والقرآن۔ وقال الابھری وکذا سائر الرسل وقال ابن حجر: استفید منہ انہ یندب لمرید التبرز ان ینحی کل ماعلیہ معظم من اسم اللہ تعالٰی اونبی اوملک فان خالف کرہ لترک التعظیم۔ وھوالموافق لمذھبنا کمافی شرح المشکوۃ" علامہ طحطاوی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا: کیونکہ امام ابوداؤد اور ترمذی رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں جاتے وقت انگوٹھی اتار لیتے، کیونکہ اس میں "محمد رسول اللہ" منقش تھا۔ میں کہتا ہوں بلکہ اسے چاروں محدثین (امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ رحمہم اللہ) ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور اس کی بعض سندیں صحیح ہیں۔ پھر امام طحطاوی نے فرمایا: طیبی نے کہا ہے کہ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ استنجاء کرنے والا اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی نیز قرآن پاک کو الگ کردے اور ابہری نے کہا: اسی طرح باقی تمام رسولوں کے نام بھی الگ کردے۔ ابنِ حجر عسقلانی فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ قضائے حاجت کا ارادہ کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ ہر وہ چیز الگ کردے جس میں کوئی قابل تعظیم بات مثلاً اللہ تعالیٰ، کسی نبی یا فرشتے کا نام ہو، اگر اس کے خلاف کرے گا، تو ترکِ تعظیم کی وجہ سے مکروہ ہوگا۔ یہی بات ہمارے مذہب کے موافق ہے۔ جیسا کہ شرح مشکوۃ میں ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ 582-83، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net